خلاصہ خطبہ جمعہ مورخہ 28 نومبر 2025 بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ الزیز نے غزوہ تبوک کی مزید تفصیلات بیان فرمائیں۔

غزوہ تبوک سے مدینہ واپسی کے بعد بھی بعض منافقین کے عذروں کا ذکر ملتا ہے، تبوک سے واپس آکر اپنے طریق کے مطابق آپ ﷺ نے مسجد میں دو رکعت نوافل پڑھے، اس کے بعد مسجد میں ہی لوگوں سے ملنے کیلئے بیٹھ گئے، تو بعض لوگ جو منافقت کے باعث سفر پر ساتھ نہیں گئے تھے وہ بھی آنے لگے اور مختلف بہانے پیش کرنے لگے، کچھ روایات کے مطابق ان لوگوں کی تعداد ۸۰ تھی۔ آپ ﷺ نے انکے ظاہری عذر مان لیے اور انکی بیعت لی اور ان کا اندرونہ خدا کے سپرد کیا۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اطلاع دیدی کہ یہ لوگ ناپاک ہیں اور ان لوگوں کا جرم ناقابل معافی ہے۔ اس کا ذکر سورۃ توبہ میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان لوگوں کو فاسق قرار دیا اور آنحضرت ﷺ کو ان کا جنازہ پڑھنے سے منع فرمادیا، ان لوگوں کی آئندہ کسی تحریک میں شمولیت سے بھی منع فرمادیا۔

جنگ تبوک سے پیچھے رہنے والے چار طرح کے لوگ تھے، وہ خوش نصیب جنہیں آپ ﷺ نے کسی کام سے پیچھے رہنے کا حکم دیا تھا دوسرے وہ جو کمزور اور معذور تھے جنہیں حقیقی وجوہات کی بناء پر آپ ﷺ نے پیچھے رہنے کی اجازت دی تھی۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اجر و ثواب میں شریک فرمایا۔ تیسرے وہ لوگ تھے جو منافقت میں ساتھ شامل نہ ہوئے تھے ان سے سخت ناراضگی کا حکم دیا گیا، چوتھے وہ تین لوگ تھے جو سستی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے جن سے اللہ نے ان کی ندامت کے بعد مغفرت کا سلوک فرمایا۔

غزوہ تبوک میں پیچھے رو جانے والے تین صحابہ کرام حضرت کعب بن مالک، حضرت ہلال بن امیہ اور حضرت مرارہ بن ربیع تھے۔ بخاری میں حضرت کعب کی ایک روایت میں اس چوتھے گروہ اور اس واقعہ کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔ جس کا اختصار کے ساتھ ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے۔

حضرت کعب فرماتے ہیں کہ غزوہ تبوک کے دنوں میں میں بہت خوشحال اور تندرست تھا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی عادت کے برخلاف اس غزوہ کے پہلے ہی اعلان فرمادیا اور سفر کے لیے راستہ اور اس کی مشکلات کا بھی بتادیا اور تیاری کا ارشاد فرمایا۔ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اس غزوہ پر جانے کا ارادہ کیا لیکن اپنی سستی کی وجہ سے تیاری نہ کی۔ اور یہی سوچتا رہا کہ ایک دن یا دن میں تیاری کرلوں گا۔ یہاں تک کہ لشکر بہت دور نکل گیا اور میں ان کے ساتھ شامل نہ ہو سکا۔ میں جب مدینہ میں باہر نکلتا تو 2 ہی طرح کے لوگ نظر آتے یا تو وہ جو کہ منافقین تھے یا وہ جو حقیقی عذر کے باعث غزوہ میں شامل نہ ہو سکے۔ جب آنحضور ﷺ واپس پہنچے تو میں نے ارادہ کرلیا کہ میں آپ ﷺ کی ناراضگی کے ڈر سے جھوٹ ہرگز نہ بولوں گا۔ چنانچہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سچ سچ بتادیا کہ اپنی سستی کی وجہ سے غزوہ میں شامل نہ ہوا۔ جس پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے تم نے سچ بولا ہے اب اٹھو اور جاؤ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے متعلق فیصلہ نہ کر دے۔ چنانچہ حضرت کعب اور اسی طرح دیگر ۲ اصحاب حضرت ہلال اور حضرت مرارہ کو مقاطع کی سزا دے دی گئی۔ اور یہ حالت ہو گئی کہ مدینہ میں کوئی بھی ان سے بات نہ کرتا تھا اور زمین باوجود کشادہ ہونے کے ان پر تنگ ہو گئی۔ اسی دوران حضرت کعب کو غسان کے بادشاہ کی طرف سے خط بھی آیا کہ تم ہمارے ساتھ آملو لیکن آپ نے سمجھ لیا کہ یہ ایک اور آزمائش ہے اور اس خط کو تندور میں پھینک دیا۔ یہاں تک کہ ۵۰ دن کے مقاطع کے بعد آپ اور دیگر ۲ اصحاب کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول کرلی۔ حضرت کعب جب آنحضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسول ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تھا اور آپ ﷺ نے انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے توبہ قبول ہونے کی بشارت دی۔

حضور انور نے فرمایا کہ باقی تفصیل آئندہ خطبہ میں بیان ہو گی۔ آخر پر حضور انور نے تین مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور فرمایا اللہ تعالی تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَن یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلاَ مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلاَ ھَادِیَ لَہٗ ۞وَاَشْھَدُ أَنْ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ ۞ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ۞عِبَادَاللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ ۞اِنَّ اللّٰہَ یَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ ۞ اذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْ کُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۞